REGD. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یکشنبہ ۱۲ صفر ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۷ ظہور ۱۳۳۹ ہش ۔ ۷ اگست ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۱۸۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد

ایبٹ آباد ۵ اگست بوقت ۸ بجے شب بذریعہ فون

رات حضور کو نیند اچھی آگئی۔ آج طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ اگست۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے تربیت کے موضوع پر خطبہ پڑھتے ہوئے سورۃ فاتحہ کی لطیف تفسیر بیان فرمائی۔

محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی علالت اور درخواست دعا

ربوہ ۶ اگست۔ محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی طبیعت آجکل زیادہ ناساز ہے آپ کو گذشتہ دو ہفتہ سے بخار آرہا ہے احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

قریباً ۲۰ منٹ تک بجلی کی رو بھی بند رہی

ربوہ ۶ اگست۔ آج صبح یہاں پونے دس بجے سے دس بجکر ۵ منٹ تک بجلی کی رو بھی بند رہی۔

”کراچی میں جماعت احمدیہ کے دونوں شفاخانے جذبۂ خیر جوشِ عمل اور جسم و روح کی بیداریوں کی ایسی کھلی نشانیاں ہیں جن سے غضِ بصر ممکن نہیں“

”جماعت احمدیہ کا یہ اقدام نوع انسانی کی اتنی بڑی خدمت ہے جسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی“

کراچی میں جماعت کی ہر دو فری ڈسپنسریوں کا معائنہ فرمانے کے بعد محترم جناب نیاز فتحپوری صاحب کے تاثرات

محترم جناب نیاز فتحپوری صاحب ایڈیٹر ماہنامہ ”نگار“ لکھنؤ ماہ مئی ۱۹۶۰ء میں کراچی تشریف لائے تھے۔ اس موقعہ پر آپ نے ان دو شفاخانوں کا بھی معائنہ فرمایا جنہیں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی مارٹن روڈ اور گولی مار کے علاقوں میں خالصتاً للہ چلا رہی ہے۔ بعد معائنہ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے جو ریمارکس تحریر فرمائے۔ بہ افادۂ احباب کی غرض سے ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔

(سیکرٹری خدمت خلق جماعت احمدیہ کراچی)

۱۲ مئی ۱۹۶۰ء

فضل عمر ڈسپنسری دیکھنے کے بعد کسی کا صرف یہ کہہ دینا کہ اسے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی بڑا ناقص اعتراف ہے اس عظیم خدمت انسانی کا جو ڈسپنسری انجام دے رہی ہے۔

مارٹن روڈ اور گولی مار کے دونوں شفاخانے جنہیں خدام جماعت احمدیہ نے واقعتاً اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا ہے جذبۂ خیر جوش عمل اور جسم و روح کی بیداریوں کی ایسی کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن سے غضِ بصر ممکن نہیں۔

ان شفاخانوں کا اصل مقصود خالصتاً للہ انسانی درد و دکھ میں شریک ہونا ہے اور اسی لئے دواؤں کے علاوہ یہاں تیماردارانہ غذائیں بھی مفت تقسیم کی جاتی ہیں اور دماغی صحت کے لئے دار المطالعہ بھی قائم کر دیا گیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں کے اس دورِ بے عملی میں جماعت احمدیہ کا یہ اقدام نوع انسانی کی اتنی بڑی خدمت ہے جسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی اور جس جماعت کی تعمیر اس بنیان مرصوص پر قائم ہو وہ کبھی فنا نہیں ہو سکتی۔

(دستخط) نیاز فتح پوری ۱۲ مئی ۱۹۶۰ء

آواز سے تین گنا تیز ہوائی جہاز اڑانے والا امریکی ہواباز

۲۱۵۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائی جہاز اڑایا

ایڈورڈ ایربیس (کیلیفورنیا) ۶ اگست۔ ہوابازی اور خلائی پرواز کے امریکی ادارے کے ایک ٹیسٹ پائلٹ واکر نے ہوا سے تین گنا تیز ہوائی جہاز اڑا کر ہوابازی کا ایک نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے اس نے راکٹ سے چلنے والے ایک تجرباتی طیارہ کو کیلیفورنیا کے اوپر ۲۱۵۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑایا اور اس طرح دنیا کا تیز ترین ہواباز بن گیا۔ ۱۹۵۶ء میں ایک امریکی تجرباتی ایکس ۲ طیارہ ۲۰۹۴ میل کی رفتار سے اڑا تھا لیکن اس کا ہواباز کیپٹن ملبرن جی ایپٹ ہوائی جہاز کے تباہ ہونے کی وجہ سے ہلاک ہو گیا تھا۔ (باقی دیکھیں ص۸ پر)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ اگست۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ رات آرام سے گزری طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۷ اگست سنہ ۶۰ء

عیسائیت کی تبلیغ

ایک پاکستانی اسلام سے محبت رکھنے والا روزنامہ اخبار "عیسائی تبلیغ کی برکات" کے زیر عنوان رقمطراز ہے۔

"ناگا قبائل جو آسام و بھوٹان کی سرحد پر آباد ہیں۔ عرصہ سے بھارت کے خلاف بغاوتیں کرتے اور لڑتے رہے ہیں۔ اب تازہ انکشاف یہ ہوا ہے کہ یہ ناگا قبائل سب کے سب عیسائی ہیں۔ اس سے ہمیں عبرت حاصل کرنی اور مغربی اقوام کی مذہبی تبلیغی سرگرمیوں کے فلسفے کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ مغرب میں مذہب نہیں رہا۔ نہ روحانیت و قیامت کا تصور باقی ہے۔ ان کا دین و ایمان سب سلطنت و اقتدار ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ان کے ہاں جائز اور ناجائز تمام ذرائع کا استعمال جائز ہے۔ وہ خود توں سے کام لیتے ہیں۔ عیسائی مشنوں سے کام لیتے ہیں۔ اور مقبوضہ ممالک اور غیر عیسائی اقوام کے غداروں سے کام لیتے ہیں۔ سرمایہ لگا کر تجارت کے بہانہ سے اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ اور جب ضرورت ہو ان تازہ مسیحیوں کو وہ سیاسی اغراض کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ جس کی آخری کڑی جنگ ہوتی ہے۔ جب وہ طاقت حاصل کر لیتے ہیں۔ وہ دوسری عیسائی دول و اقوام کے اشارہ پر بغاوت یا جنگ شروع کر دیتے ہیں۔ اور بسا اوقات یہ عیسائی مشن غیر ملکوں میں جاسوسی کے فرائض انجام دیا کرتے ہیں۔ ہم اپنی محترم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان حقائق کے پیش نظر عیسائی سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کرے۔"

ہمیں تبلیغ عیسائیت کے حقائق سے جن کا ذکر معاصر نے مندرجہ بالا عبارت میں کیا ہے بہت حد تک اتفاق ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مغربی ممالک عیسائی مشنوں کو اپنی سیاسی اغراض کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں اور بوجہ اس کے کہ مغربی ممالک کو آج دنیا کے اکثر حصہ میں پر استیلاء حاصل ہے۔ باوجود الحادی رجحانات کے یہ ممالک عیسائی مشنوں سے ضرور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور ان کو دوسرے خاص کر مشرقی ممالک میں اقوام کی قومی اور مذہبی عصبیت کو مشنوں کے ذریعہ ضرب لگاتے ہیں اور اس طرح تہذیب و تمدن کے نام پر ان ممالک میں گھس جاتے ہیں اور ان ملکوں کی پیداوار پر بلا شرکت غیرے قابض ہو جاتے ہیں۔ وہاں کی زرعی اور معدنی دولت سے خود مالا مال ہو جاتے ہیں مگر ملک کے اصل باشندوں کو بھی چند ٹکڑے بانٹ دیتے ہیں تاکہ ان سے ادنیٰ خدمات لیتے رہیں۔

اس حد تک معاصر کا کہنا بالکل صحیح ہے تاہم خواہ اس میں کتنی ہی حقیقت کیوں نہ ہو یہ ایک یکطرفہ نقطۂ نگاہ ہے۔ کیونکہ آج ہمیں جس بات پر زیادہ غور کرنے کی ضرورت ہے وہ ان اقوام کی فعالیت ہے۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ لوٹ کھسوٹ اور حرص و ہوا کا اس فعالیت میں بہت بڑا دخل ہے۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ اس فعالیت کے پیچھے خلوص اور عزیمت کی بے پناہ طاقت ہے جو کام کر رہی ہے۔ بیشک عیسائی پادری بڑی حد تک مغربی ترقی یافتہ اقوام کے لئے آلے کا کام بھی دیتے ہیں مگر ان پادریوں میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو دلی جوش اور ہمدردی بنی نوع کے جذبات سے سرشار ہوتے ہیں اور ایسے ایسے مصائب اٹھا کر دنیا کے دشوار گزار گوشوں میں یسوع مسیح کا نام بلند کرتے ہیں کہ جن کا تصور بھی معاصر نہیں کر سکتا۔

ایک وقت تھا کہ یورپ ایک پسماندہ ارض تھا اور وہاں کے لوگ دین و دنیا سے بے خبر نہایت ذلت کی زندگی گزارتے تھے۔ ان میں عیسائیت پھیلنے کے باوجود بین الفرق نہایت گھناؤنی جنگیں رہتی تھیں اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو نہ صرف دوزخی سمجھتا تھا بلکہ ہمیشہ اس کے مٹانے کے درپے رہتا تھا۔ اس زمانہ میں یورپ میں اس قدر خون بے گناہ بہا ہے کہ جس کی نظیر تاریخ عالم میں شاذ و نادر ہی مل سکتی ہے۔ پرلے درجہ کی جاہلی ظلمت تمام براعظم پر چھائی ہوئی تھی۔ اور نئے عیسائی فرقے خاص کر تر قی یافتہ فرقے اس وقت معرض ظہور میں آئے۔ جب سپین میں اسلامی تعلیم گاہیں اپنی پوری شان کے ساتھ علم کی روشنی پھیلا رہی تھیں۔ لوتھر اور اس کے ساتھی جنہوں نے ان تعلیم گاہوں میں تعلیم حاصل کی تھی۔ یکدم پوپ اور اس کے اسنیدادی قابوس کے برخلاف بغاوت میں اٹھ کھڑے ہوئے۔

دوسری چیز جو یورپ کی بیداری کا باعث ہوئی اور جس نے اس کو جہالت کے اندھیروں سے نکالا وہ بھی مسلمانوں کے ساتھ ہی صلیبی جنگوں میں اس کا قرب تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ صلیبی جنگوں میں مقامی طور پر مسلمانوں کو کامل طور پر فتح یابی نصیب ہوئی۔ لیکن یہ جنگیں ہی یورپین اقوام کے خروج اور مسلمانوں کے زوال کے آغاز کا پیش خیمہ بن گئیں۔ اگرچہ صلیبی جنگیں ایک پوپ کی اکرائی ہوئی تھیں۔ اور ان جنگوں میں یورپین عیسائیوں نے سخت جان و مال کے نقصانات برداشت کئے لیکن دراصل یہی تباہی یورپ کی آنکھیں کھولنے کا باعث بن گئی۔ اس کے بعد نہ صرف یورپ نے تمام دنیا کی تجارت اپنے قبضہ میں کرنی شروع کر دی بلکہ عملی سائنس اور دیگر مادی علوم میں بے پناہ ترقیوں کا آغاز ہو گیا۔

وہ خوابیدہ اقوام جن کے متعلق کبھی ابن خلدون نے کہا تھا کہ یورپ بے پناہ سردی کی وجہ سے ایک پسماندہ ملک ہے کیونکہ لوگ برفباری وغیرہ سردی کی وجہ سے کام نہیں کر سکتے اور جمود کا شکار ہیں وہی اقوام اسلام کے ساتھ ٹکراؤ سے یکدم حرکت میں آ گئیں اور زندگی کے ہر پہلو میں دنیا کی اقوام سے سبقت لے گئیں۔ اور ایشیا جو تمام مذاہب کا منبع ہے ان سے مذہبی جوش اور عزیمت میں بھی ایک گونہ بڑھ گئیں۔ عزیمت اور جوش کا یہ عالم ہے کہ اگرچہ موجودہ عیسائیت توہمات کا ایک پلندہ ہے اور یورپ کی موجودہ منطقی ذہنیت کے سراسر منافی ہے محض ذاتی فعالیت کی وجہ سے مذہبی جدوجہد اور منظم تبلیغ و اشاعت میں یورپین نے ایک ریکارڈ قائم کر دیا ہے اور تمام ترقی یافتہ وسائل سے کام لے کر دنیا کے اونچ اونچ پر عیسائیت کو پھیلانے کے لئے انہوں نے زمین و آسمان کے گویا قلابے ملا دیئے ہیں۔

آج یہ حالت ہو گئی ہے کہ مسلمان ان کے کارنامے دیکھ کر چشم حیرت بنے ہوئے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ نہایت حسرت سے ان کے منظم کاروبار کو دیکھتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں جہاں تک تبلیغی مہمات کا تعلق ہے اپنے آپ کو بالکل بے دست و پا محسوس کرتے ہیں۔ اور ان کی وسعت جدوجہد کی توجیہہ ایسے اندازے کرتے ہیں جس سے ان کی احساس کمتری کا پردہ چاک ہوتا ہے خود پاکستان میں ہیں۔ عیسائیوں کے مختلف فرقوں کے ہزاروں ادارے قائم ہیں۔ جو دن رات منظم کام میں مصروف ہیں۔ کہیں کانونٹ سکول ہیں۔ کہیں ہسپتال ہیں۔ ریڈ کراس ہے اور بہت سے ادارے ایسے ہیں جن کی افادت سے معاصر بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اور حیرت یہ ہے۔ کہ خواہ سال ہا سال میں وہ کسی کو عیسائی بنائیں یا نہ بنائیں۔ وہ شہد کی مکھیوں کی طرح کام کئے چلے جاتے ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد انہوں نے اپنی سرگرمیاں واقعی تیز تر کر دی ہیں اور جیسا کہ ہم نے کل کہا تھا ان کا دعوےٰ ہے کہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں انہیں انگریزی عہد سے بھی زیادہ کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

بے شک عیسائی مشنوں کو بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ مغربی حکومتوں کی اعانت حاصل ہے۔ تاہم ان مشنوں اور خدمت خلق کے اداروں کا کام زیادہ تر یورپ اور امریکہ کے امرا اور ٹرسٹوں کے سہارے پر چل رہا ہے وہ آہستہ آہستہ تنظیم کے ساتھ اپنا کام کئے چلے جاتے ہیں۔ اس تمام کام کی بنیاد جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ زیادہ تر کام کرنے والوں کے خلوص پر ہے ایسے مغربی افراد جنہوں نے مذاہب کے لئے سب کچھ قربان کر رکھا ہے جو ہر مشکل کا مقابلہ کر کے ذاتی تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ عیسائیوں کا موجودہ دین نہایت کمزور ہے۔ وہ دین فطرت کے مقابلہ میں ایک پل کے لئے اڑ نہیں سکتا۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ آج اسلام کے وہ طبیب نہایت کمیاب ہیں جنہوں نے مردہ اقوام کو زندہ کر دیا تھا۔ اور بلا مبالغہ یہ کہنا صحیح ہے کہ:-

کیا کرے چارہ کہ لقمان آپ ہی بیمار ہے

وہ اسلام جس نے مردہ یورپ کو اپنی ایک سانس سے زندہ کر دیا آج اس کے پیرو ان زندہ شدہ مردوں کے کارنامے دیکھ کر بجائے اس کے خود کمر ہمت باندھ کر اٹھیں۔ حکومت سے درخواست کر رہے ہیں کہ تبلیغ عیسائیت پر پابندیاں عائد کرے۔ آج صرف مسلمانوں میں جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو عیسائیت سے باوجود اس کے ساز و سامان کی کثرت کے خائف نہیں ہے۔ بلکہ نہایت جرأت کے ساتھ ان کے گھروں پر حملے کر رہی ہے

(باقی صفحہ [illegible])

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۷ اپریل ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں شعبہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

قطبین کے علاقوں میں نماز اور روزہ کے اوقات

فرمایا:- ایک دوست نے سوال کیا ہے کہ بعض غیر مسلم دوستوں نے ان سے دریافت کیا ہے کہ

اسلام عالمگیر مذہب

کس طرح ہو سکتا ہے۔ جبکہ قطبین کے لوگوں کے لئے نماز اور روزہ کا انتظام نہیں ہو سکتا یہ سوال نیا نہیں ہے۔ بلکہ اس سے قبل کئی دفعہ عیسائیوں اور آریہ سماج کی طرف سے یہ سوال پیش کیا جا چکا ہے۔ اور ہماری طرف سے کئی بار اس کا جواب بھی دیا جا چکا ہے۔ لیکن چونکہ اس دوست کو مشکل پیش آئی ہے۔ اس لئے میں جواب دے دیتا ہوں۔ یہ سوال صرف اسلام کے متعلق ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ سوال ان تمام مذاہب پر پڑتا ہے۔ جو اپنے آپ کو عالمگیر کہتے ہیں۔ اور کوئی مذہب ایسا نہیں جو اس حملہ سے بچ سکے۔ کیونکہ روزہ صرف اسلام میں ہی نہیں۔ بلکہ ہندوؤں۔ عیسائیوں اور یہودیوں سب میں روزہ پایا جاتا ہے۔ گو ان کا روزہ اس طرح کا نہیں۔ جس طرح اسلام کا ہے لیکن اس کے ہم شکل ضرور ہے۔ فرق صرف نوعیت کا ہے۔ بہرحال ان میں بھی روزے کے ساتھ

اوقات کی پابندی

لازمی ہے۔ اسلامی روزہ میں تو ایک انسان پو پھٹنے سے پہلے پہلے کھانا کھا سکتا ہے۔ اس کے بعد وہ کوئی چیز کھا پی نہیں سکتا۔ اور روزہ رکھنے سے پہلے نیت کرنا بھی اس کے لئے ضروری ہے۔ اور وہ دن بھر اپنے آپ کو ہر قسم کی لغویات سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن

ہندوؤں کا روزہ

ایسا عجیب ہے کہ جو درحقیقت روزہ کہلانے کا مستحق ہی نہیں۔ ان کے ہاں روزہ یہ ہے کہ چولھے کی پکی ہوئی چیز کھانے سے پرہیز کیا جائے اور جو چیز چولھے پر نہ پکائی گئی ہو۔ مثلاً مختلف قسم کے پھل اور دوسری چیزیں جو چولھے پر نہ پکائے بغیر کھائی جا سکتی ہیں۔ وہ سب روزہ کی حالت میں کھائی جا سکتی ہیں۔ بہرحال ہندوؤں کے ہاں روزہ خواہ کسی قسم کا ہو۔ لیکن اوقات کے تو وہ بھی پابند ہیں۔ اور جو مشکل وہ ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ان کو زیادہ پیش آتی ہے۔ اسلام نے تو

اس مشکل کا حل

پیش کیا ہے۔ لیکن ان مذاہب والوں کے ہاں تو اس مشکل کا حل موجود نہیں۔ ہم مان لیتے ہیں کہ تفصیلات میں جا کر ان کا روزہ ہمارے روزے سے مختلف ہے۔ لیکن دنوں کی قید تو ان کے لئے بھی موجود ہے۔ اس کے بعد یہودی اور عیسائی ہیں۔ ان میں بھی روزے پائے جاتے ہیں۔ ہم ان سے بھی پوچھتے ہیں وہ ایسے مقامات پر کیا طریق اختیار کریں گے جو طریق وہ اختیار کریں گے وہی طریق بلکہ اس سے بھی

آسان طریق ہمارے لئے موجود ہے

اور جو جواب ان کا ہے وہی جواب ہمارا ہے ہم ان تمام مذاہب والوں سے پوچھتے ہیں کہ اسلام بے شک ساری دنیا کے لئے آیا ہے۔ اور اس میں تمام دنیا کے علاقوں کے لئے ہر قسم کی آسانیاں موجود ہیں۔ لیکن کیا باقی مذاہب صرف محدود اور خاص علاقوں کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اگر وہ یہ جواب دیں کہ نہیں تمام دنیا کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ تو ہم پوچھتے ہیں۔ کہ تم قطبین کے لئے کیا تدابیر اختیار کرو گے۔ جو تدبیر تم کرو گے اس سے زیادہ اچھی تدبیر اسلام نے پیش کی ہے۔ اور اگر وہ یہ کہیں کہ ہمارے مذاہب محدود اور خاص علاقوں کے لئے ہیں۔ تو ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا ان

مذاہب کے ماننے والے

اپنے علاقوں میں بت ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ یا دنیا کے مختلف حصوں میں آتے جاتے ہیں۔ اگر آتے جاتے ہیں تو جب وہ اوپر کے حصوں میں جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے جائیں گے تو اپنے لئے کیا طریق اختیار کریں گے۔ یہودی بے شک غیر مذاہب کے لوگوں کو اپنے مذہب میں داخل نہیں کرتے۔ لیکن کیا یہودی فلسطین سے باہر نہیں نکلتے۔ اور کیا ان کے لئے اپنے علاقہ سے نکلنا ناجائز ہے۔ کیا وہ جرمنی۔ سکاٹ لینڈ۔ ناروے سویڈن۔ فن لینڈ اور دوسرے شمالی ممالک میں آتے جاتے ہیں یا نہیں۔ اگر آتے جاتے ہیں تو اپنا سبت کس طرح ادا کرتے ہیں۔ یہی سوال ہم عیسائیوں سے کرتے ہیں۔ کہ جب ایک عیسائی سیر کرتا ہوا ناروے یا اس سے اوپر کے علاقہ میں جائے تو وہ

اتوار کا دن

کس طرح معلوم کرے گا۔ آیا وہ چھ مہینے کے دن اور چھ مہینے کی رات کو ایک دن شمار کرے گا یا چوبیس گھنٹے کا دن رات شمار کرے گا۔ اگر وہ چھ مہینے کے دن اور چھ مہینے کی رات کو ایک دن تصور کرے گا۔ تو اس طرح تو سات سال میں جا کر ایک اتوار آئے گا۔ اور یہودیوں کے لئے سات سال کے بعد ایک سبت کا دن آئے گا۔ پس یہ سوال ایسا نہیں جو صرف اسلام پر پڑتا ہو۔ بلکہ تمام مذاہب پر اس کی زد پڑتی ہے۔ لیکن کوئی مذہب ایسا نہیں۔ جس نے اسلام کی طرح

عقلی طور پر

اس کا جواب دیا ہو۔ میرے نزدیک یہ سوال ایسا ہے ہی نہیں کہ اسے کوئی وقعت دی جائے۔ تمام مذاہب میں عبادت کے ایام اور اوقات مقرر ہیں۔ اگر مسلمانوں میں عبادات کے اوقات مقرر ہیں۔ تو یہودیوں میں بھی سبت کا دن مقرر ہے۔ اور عیسائیوں میں اتوار کا دن مقرر ہے اسی طرح ہندوؤں میں اتوار کا دن عبادت کے لئے مخصوص ہے۔ پس جس طرح باقی لوگ وقت کا اندازہ کریں گے۔ اسی طرح مسلمان بھی وقت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ یہ کونسی مشکل اور تکلیف والی بات ہے۔ ہم دوسرے مذاہب والوں سے پوچھیں کہ تم اپنا سبت اور اپنا اتوار کس طرح مناؤ گے تو یقیناً یہی جواب دیں گے۔ کہ ہم اوقات کا اندازہ کر کے مقرر کر لیں گے۔ اس پر ہم ان کو جواب میں کہہ سکتے ہیں کہ تم کو تو یہ حق حاصل ہے۔ کہ تم اوقات اور ایام مقرر کر لو۔ لیکن کیا ہم کو یہ حق حاصل نہیں کہ ہم اپنی

نماز کے اوقات

مقرر کر لیں۔ پس یہ اعتراض صرف اسلام پر نہیں بلکہ دوسرے مذاہب پر بھی ہوتا ہے کہتے ہیں ؎

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

یہ گناہ ایسا ہے کہ تمہارے شہر میں بھی پایا جاتا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ ان مذاہب میں سے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ ہم پر یہ اعتراض کرے۔ کیونکہ وہ خود بھی اس اعتراض کے نیچے آتے ہیں۔ صرف اسلام کو ہی عالمگیر مذہب ہونے کا دعویٰ نہیں بلکہ دوسرے مذاہب والے بھی اسی بات کے مدعی ہیں۔ لیکن اگر مدعی نہ بھی ہوں۔ تو کیا وہ ایک خاص ملک میں بند رہتے ہیں۔ اور اطراف عالم میں سفر نہیں کرتے۔ اگر سفر کرتے ہیں اور

قطبین کے علاقوں میں

بھی ان کو آنا جانا پڑے۔ تو اس وقت وہ کیا طریق عمل اختیار کریں گے۔ جو طریق وہ اختیار کریں گے۔ اسلام کا طریق اس سے زیادہ آسان اور زیادہ مکمل ہے۔ چنانچہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سوال کا جواب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت ہی لطیف پیرایہ میں دیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ساؤتھ پول اور نارتھ پول لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھے اور نہ ہی لوگ اس کے متعلق کوئی معلومات رکھتے تھے۔ اگر اس وقت آپ یہ فرماتے کہ نارتھ پول اور ساؤتھ پول میں دن رات چھ ماہ کے ہوتے ہیں۔ تو لوگوں کے لئے یہ بات سخت حیران کن ہوتی اور ان کے تمام سوالات اسی محور کے گرد چکر لگاتے رہتے کہ وہ پول کہاں ہیں اور آپ کے پاس کیا ثبوت ہے۔ اگر اس زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ بات بیان فرما دیتے کہ دنیا میں کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں

چھ مہینے کا دن

اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے۔ تو چار پانچ سو سال تک مسلمانوں کے لئے اس بات کا ثبوت دینا بہت مشکل ہو جاتا۔ اور باقی لوگ مسلمانوں کی اس بات کو بے وقوفی پر محمول کرتے۔ عوام الناس میں تو ابھی تک بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو

جن کو اس بات کا علم نہیں کہ دنیا میں کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے۔ بلکہ دوسری معلومات بھی وہ بہت کم رکھتے ہیں۔ سکھوں کے زمانہ میں ایک شاعر نے ایک نظم کہی تھی جس میں اس نے لکھا تھا کہ چاند جو ہمیں نظر آتا ہے۔ یہ ایک روٹی کے برابر ہے۔ اگر اس زمانہ میں کوئی شخص اس کی تردید کرتا تو سب لوگ اس کو پاگل کہتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگوں کے پاس وہ آلات نہ تھے جو بعد میں ایجاد ہوئے ہیں جب لوگوں کو کسی بات کا علم نہ ہو بلکہ اس کا علم حاصل کرنے کے ذرائع بھی موجود نہ ہوں تو اس کا لوگوں کے سامنے پیش کرنا بجائے فائدہ کے

نقصان کا موجب

ہوتا ہے۔ لیکن اسی بات کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رنگ میں بیان فرما دیا کہ جب مسیح موعود ظاہر ہوگا تو اس کے زمانہ میں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوگی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصہ تک ان علاقوں کو ظاہر نہ کیا تاکہ اسلام کے راستے میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔ یہاں تک کہ مسیح موعود کو پیدا کر دیا۔ جب وہ پیدا ہو گئے تو اللہ تعالےٰ نے دنیا پر ظاہر کر دیا کہ کچھ علاقے ایسے بھی ہیں جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے۔ گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مسیح موعود کی آمد

کے زمانہ کی ایک رنگ میں تعیین کر دی کہ اس وقت ایسی آسانیاں ہوں گی کہ لوگ دنیا کے کناروں تک پھیل جائیں گے اور نارتھ پول اور ساؤتھ پول تک جا پہنچیں گے صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب یہ سنا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوگی تو انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ اس وقت ہم نمازیں کس طرح ادا کریںگے۔ آپ نے فرمایا اندازہ کر لیا کرنا۔ یعنی چوبیس گھنٹوں کو تقسیم کر کے اوقات صلوٰۃ مقرر کر لینا یہ کتنا مکمل جواب ہے جو آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیا۔ لیکن اس کے مقابل پر ہم عیسائی معترض سے پوچھتے ہیں کہ کیوں صاحب آپ کی انجیل میں اس کے متعلق کیا لکھا ہے کہ اگر آپ میں سے کوئی شخص نارتھ اور ساؤتھ پولز کے علاقوں میں جائے تو وہ اپنی عبادات کس طرح ادا کرے۔ اگر اس سے یہ سوال کیا جائے تو اس کے لئے سوائے خاموشی کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔

یہی اعتراض تورات پر پڑتا ہے۔

ہم یہودیوں سے پوچھتے ہیں کہ تورات میں اس سوال کا کیا جواب دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہودیوں اور عیسائیوں دونوں کی عبادات اوقات سے وابستہ ہیں۔ یہودی اور عیسائی یہ تو جواب دے سکتے ہیں کہ ہم اندازہ کر لیں گے۔ لیکن اپنی اپنی کتب سے نکال نہیں دکھا سکتے۔ بلکہ یہ جواب ان کا اپنی طرف سے ہوگا۔ ان کی کتابیں اس بارہ میں خاموش ہیں۔ لیکن اگر ایک مسلمان سے جو دین کا کچھ بھی علم رکھتا ہو یہی سوال کیا جائے تو وہ فوراً حدیث نکال کر دکھا سکتا ہے۔ کہ آج سے ۱۳۰۰ سال پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ تم ایسے مقامات پر اندازہ کر لینا اور اس اندازے کے مطابق اپنی نمازیں ادا کر لینا کیا وہاں کے لوگ ۲۴ گھنٹے جاگتے ہی رہتے ہیں جس وقت وہ کام کرتے ہیں وہ دن سمجھ لیا جائے گا۔ اور جس وقت وہ سوتے ہیں وہ رات سمجھی جائے گی۔ اور اسی لحاظ سے باقی اوقات کی تقسیم ہوگی۔ پس

صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے

جس نے ان تمام مشکلات کا پورے طور پر حل بتایا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمانوں کی غفلت اور سستی سے دشمن نے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام پر اعتراض کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ حالانکہ مسلمان ایسے مقام پر ہیں۔ جہاں سے وہ دشمن پر اچھی طرح حملہ کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی کتب میں ان سوالات کا مدلل جواب موجود ہے۔ اور عیسائیوں اور یہودیوں کی کتابیں اس معاملہ میں خاموش ہیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ مسلمان دوسرے مذاہب والوں پر اعتراض کرتے۔ دوسرے مذاہب کی طرف سے مسلمانوں پر اعتراض کئے جاتے ہیں اور بجائے اس کے کہ مسلمان دوسروں پر حملہ کرتے۔ اب اس بات پر مجبور ہوئے ہیں کہ وہ اسلام کا ڈیفنس کریں۔ یہ سب ان کی غفلت اور کم علمی کی وجہ سے ہوا ہے۔

ایک دوست کے سوال پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

ہر زمانہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے

کوئی نہ کوئی نمونہ بھیجا جاتا ہے

اور وہی اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے اسوہ کا کام دیتا ہے۔ پہلے مامور کی زندگی جب لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے تو وہ ان کے لئے نمونہ نہیں رہتا۔ کیونکہ جو چیز نظروں سے اوجھل ہو جائے وہ نمونہ نہیں بن سکتی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت موسےٰ علیہ السلام ہی نمونہ تھے۔ حضرت ابراہیم نمونہ نہیں ہو سکتے تھے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی نمونہ تھے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نمونہ نہیں ہو سکتے تھے۔ کیونکہ وہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو چکے تھے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نمونہ نہیں ہو سکتے تھے جو چیز خیالی ہو جائے اور اس کا نقشہ دلوں سے مٹ جائے وہ نمونہ نہیں بن سکتی ہمارے ملک میں ایک مثل مشہور ہے کہ کسی شخص کا لڑکا اپنے سسرال گیا۔ وہاں اس کی ساس نے اسے بینگن کا بھرتہ کھلایا جو اسے بہت مزیدار معلوم ہوا۔ اس نے اپنی ساس سے پوچھا اماں! اس کا نام کیا ہے۔ میں نے اپنے ہاں تو کبھی نہیں کھایا۔ ساس نے بتایا کہ اس کو بھرتہ کہتے ہیں۔ اب اس نے یاد کرنا شروع کیا۔ کہ نام کہیں بھول نہ جائے۔ اور ساتھ ساتھ اس نام کو بھی دہراتا رہے۔ پہلے تو بھرتہ سے بھڑتہ یا پھڑتہ بنا اور پھر آہستہ آہستہ گھر پہنچنے تک بالکل ہی بھول گیا کہ جو چیز میں نے سسرال میں کھائی تھی اس کا نام کیا تھا گھر پہنچ کر بیوی سے کہنے لگا کہ اماں نے ایک چیز اس اس طرح پکا کر کھلائی تھی تم وہی پکاؤ بیوی نے کہا کہ نام بتاؤ تو میں بھی تمہیں پکا کر کھلا دوں۔ جب یہ معلوم ہی نہیں کہ وہ کیا چیز تھی تو میں کس طرح پکا سکتی ہوں۔ اس نے نقشہ کھینچنا شروع کیا کہ اس قسم کا اس کا مزا تھا۔ اور اس طرح وہ پکائی گئی تھی مگر باوجود یہ سب باتیں بیان کرنے کے بیوی کی سمجھ میں وہ بات نہ آئی۔ اس نے کہا میری سمجھ میں تو وہ چیز آئی نہیں۔ اس پر اس کو غصہ آ گیا کہ میں نے

سب کچھ بیان کر دیا ہے

اور پھر بھی اسے سمجھ نہیں آتی۔ کہنے لگا نخرے کرتی ہے اور پھر ڈنڈا لے کر اسے مارنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر تک تو لڑکے کی ماں جو اس کی ساس تھی خاموش دیکھتی رہی لیکن جب اس نے دیکھا کہ لڑکے نے بہت مارا ہے۔ اور اگر یہ بات مشہور ہو گئی تو بدنامی ہوگی۔ تو وہ بہو کو چھڑانے کے لئے آئی۔ اور لڑکے کو کہنے لگی بس چھوڑ دی۔ تو نے اسے مار مار کے کردی دا بھرتہ بنا دتا اے۔ یعنی اب چھوڑ بھی دو تم نے تو مار مار کر لڑکی کا بھرتہ بنا دیا ہے۔ وہ کہنے لگا بس یہی تھا جو اسے میں پکانے کے لئے کہتا تھا۔ پس جب تک کوئی چیز سامنے نہ ہو وہ نمونہ نہیں ہو سکتی۔ بے شک ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی اصل نمونہ ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص آپ کو دیکھنا چاہے تو وہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی آپ کو دیکھ سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اصل شان کے ساتھ اس وقت تک نظر نہیں آ سکتے۔ جب تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عینک میں سے آپ کو نہ دیکھا جائے۔ ایک غیر احمدی جب

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح

کرتا ہے۔ تو آپ کے بالوں آپ کے قد اور آپ کے رنگ سے تجاوز نہیں کرتا۔ حالانکہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا نبی اور سب انبیاء کا سردار اس لئے مانتے ہیں کہ آپ کی قربانیاں سب سے اعلیٰ تھیں آپ کے اخلاق سب سے اعلیٰ تھے۔ آپ کی عادات سب سے اعلیٰ تھیں۔ اور آپ کی تعلیم سب سے اعلیٰ تھی۔ پس یہ حقیقت ہے کہ جو شخص آج رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا چاہتا ہے اور آپکا نمونہ اخذ کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھے اور پھر آپ میں سے ہو کر وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت کرے کیونکہ اصل نمونہ بہرحال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں

عزت کا مستحق کون ہے؟

تحریک جدید کا مالی سال ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء کو ختم ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کے وعدوں کی رو سے امسال دفتر اول و دفتر دوم کے چندے کم از کم تین لاکھ تراسی ہزار روپے مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں مگر تا دم تحریر جبکہ سال رواں کے ساڑھے تین ماہ باقی رہ گئے ہیں دو لاکھ دو ہزار روپے مرکز میں پہنچے ہیں۔ سالہائے گزشتہ کا تجربہ بتلاتا ہے کہ آخری مہینوں میں جماعتوں کی طرف سے بجٹ کو پورا کرنے کی بہت کوشش کی جاتی ہے۔ تاہم بعض مخلصین بھی اپنی مشکلات کے باعث وقت کے اندر ایفائے عہد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور بقایا داری کا داغ مول لے لیتے ہیں۔ ایسے احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

"جو لوگ اس راستے میں مشکلات کی پروا نہیں کریں گے۔ اور مصیبتوں پر ثابت قدم رہیں گے۔ وہی لوگ ہیں جو اپنے عمل سے اس بات کو ثابت کر دیں گے کہ وہ آئندہ نسلوں میں عزت کے ساتھ یاد رکھے جانے کے مستحق ہیں۔" (وکیل المال اول تحریک جدید)

اَلْاَخْبَارُ وَالْآرَاءُ

★ وہ خواب جو کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا ★ دنیا میں غلبۂ اسلام کے آثار

★ آبادی میں اضافے کا مسئلہ اور اس کا اصل حل ★ صیاد خود اپنے دام میں

وہ خواب جو کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا

حال ہی میں جرمنی کے شہر میونخ میں رومن کیتھولک فرقے کی سینتیسویں بین الاقوامی کانگریس منعقد ہوئی ہے۔ اس کے افتتاحی اجلاس میں پوپ کا ایک خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس میں پوپ نے دنیا بھر میں عیسائیت کے غلبہ کے لئے دعا کی پُرزور تحریک کی انہوں نے کہا:۔

"ہر شخص کو انتہائی عاجزی اور درد کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہیئے کہ یسوع مسیح کا مذہب ساری دنیا میں پھیل جائے اور وہ تمام رکاوٹیں جو اس کی راہ میں حائل ہیں دور ہو جائیں اسی طرح سب کو دعا کرنی چاہیئے کہ ہمارے زمانے کا تمام معاشرتی اور سوشل نظام اور زیست کا تمام کا تمام موجودہ انداز اس حد تک بدل جائے کہ وہ عیسائیت کے اخلاقی قانون کے سانچے میں ڈھل جائے"

(پاکستان ٹائمز ۲؍ اگست ۱۹۶۰ء)

پوپ اور ان کے متبعین کو دنیا میں عیسائیت کے غلبہ کی تمنا کرنے سے کون روک سکتا ہے۔ یہ ان کا حق ہے اور کوئی انہیں ان کے اس حق سے محروم نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ ان کی یہ تمنا امیدِ موہوم سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی اس لئے کہ خدا اب دنیا میں توحید خالص کو پھیلانے اور اسلام کو غلبہ بخشنے کا فیصلہ کر چکا ہے اور اس بارہ میں اس کی تقدیر نافذ بھی ہو چکی ہے جس کے آثار دنیا کے کونے کونے میں دن بدن نمایاں ہو رہے ہیں۔ اُس واحد و یگانہ خدا نے آج سے ۶۳ سال قبل جبکہ عیسائیت دنیا میں اپنے پورے عروج پر تھی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اپنے اس فیصلے کا اعلان کر کے دنیا کو خبردار کر دیا تھا کہ اب توحید خالص کے قیام میں کوئی چیز بھی مزاحم نہیں ہو سکے گی۔ جو دن بھی چڑھے گا وہ لوگوں کو مخلوق پرستی سے متنفر کر کے انہیں توحید کا دلدادہ و شیدا بناتا چلا جائے گا۔ چنانچہ ۱۸۹۷ء میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے دنیا کو اس خدائی فیصلے سے آگاہ کرتے ہوئے پوری تحدی کے ساتھ اعلان فرمایا:۔

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے... میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولا اور میرا قادر و توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے...... نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ چلے گا..... قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی"

(اشتہار ۱۴؍ جنوری ۱۸۹۷ء)

اِس آسمانی فیصلہ کی موجودگی میں جس کے آثار آج دنیا میں ہر چہار طرف ظاہر ہیں پوپ کا عیسائیت کے غلبہ کی تمنا کرنا ایک ایسا خواب دیکھنے کے مترادف ہے جو کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔

دنیا میں غلبۂ اسلام کے آثار

آج خدائی وعدوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں اسلام دنیا کے کونے کونے میں کس طرح غالب آرہا ہے اِس کا اندازہ اس تبصرہ سے بھی لگایا جا سکتا ہے جو جنوبی افریقہ کے مشہور اخبار "سنڈے ٹریبیون" نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں شائع کیا ہے۔ اخبار مذکور جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے ضمن میں رقمطراز ہے:۔

"مسلمانوں کے ایک فرقے یعنی جماعت احمدیہ کی شاخ کیپ ٹاؤن میں بھی قائم ہو گئی ہے۔ اس کے وجود کا مقصد تمام جنوبی افریقہ سے صلیب کے نام و نشان کو مٹا دینا ہے۔ اس تحریک کا ہیڈ کوارٹر پاکستان میں ہے۔ اگرچہ احمدیوں نے آج کل افریقہ میں اپنی تبلیغی مساعی کو بالخصوص صحرائے اعظم کے جنوب میں واقع ممالک اور علاقوں پر مرکوز کر رکھا ہے تاہم دنیا بھر میں ان کے بہت سے تبلیغی مشن قائم ہیں

"کیپ ٹاؤن کے آرچ بشپ ریورنڈ جوسٹ ڈی بینک نے پبلک طور پر اس امر کا اعلان کیا ہے کہ اس وقت افریقہ میں عیسائیت کو دو عظیم ترین خطرے لاحق ہیں ان میں سے ایک نسلی امتیاز ہے اور دوسرا اسلام رومن کیتھولک ذرائع کی ایک اطلاع کے مطابق وسطی افریقہ میں اسلام اس تیزی سے پھیل رہا ہے کہ جتنے اشخاص مجموعی طور پر عیسائیت میں داخل ہوتے ہیں اتنی ہی مدت میں ان سے [illegible] تعداد میں لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں...

"احمدیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ وہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے اور وہاں انہوں نے ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ مسیح کی آمد ثانی ان کے اپنے فرقے کے بانی حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کے وجود میں پوری ہو چکی ہے جنہیں وہ مسیح موعود مانتے ہیں

"بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔ اُس وقت کے بعد سے اب تک یہ تحریک براعظم افریقہ میں بڑی مضبوطی سے اپنے پاؤں جما چکی ہے۔ آج صرف گھانا میں ہی ۵۰ مسجدوں کی تعمیر اور ۱۲ سکولوں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ احمدی مبلغین مغربی، وسطی اور مشرقی افریقہ کے تمام علاقوں میں اسلام کا پیغام پہنچانے میں مصروف ہیں کیپ ٹاؤن میں اس جماعت کے مقامی صدر نے بتایا ہے کہ بہت سے افریقی، دیگر رنگ دار نسلوں کے لوگ بعض ملائی باشندے اور خود ایک یا دو یورپی خاندان اس تحریک میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں گو یہاں جن لوگوں نے باقاعدہ اس جماعت میں شمولیت اختیار کی ہے ابھی ان کی تعداد تھوڑی ہی ہے۔

"ریورنڈ اے آر ہیمپسن نے جنہیں چرچ میں اسلام پر سند مانا جاتا ہے اسی ہفتہ کیپ ٹاؤن میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے احمدی مسلمان ایک جدید فرقے سے تعلق رکھتے ہیں اس فرقے کی کوشش یہ ہے کہ فی زمانہ اسلام کو اس طور سے پیش کیا جائے کہ زندگی کے جدید انداز کے باوجود یہ لوگوں کے لئے قابل قبول بن سکے۔ اس کوشش کا مقصد اسلام کو اہل یورپ کیلئے قابل قبول بنانا ہے... مسٹر ہیمپسن نے مزید کہا انجیل کے پیش کردہ مترجم یسوع کی مخالفت میں احمدی بہت پیش پیش ہیں غالباً ایک حد تک یہ ردِّ عمل ہے خود عیسائیوں کے اُس غیر فراخدلانہ رویہ کا جو وہ ماضی میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں اختیار کرتے رہے ہیں۔"

("سنڈے ٹریبیون" کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ

بابت ۱۹؍ جون ۱۹۶۰ء)

آبادی میں اضافے کا مسئلہ اور اس کا اصل حل

خاندانی منصوبہ بندی کے اس عالمی دور میں کبھی کبھار کوئی بات ایسی بھی کان میں پڑ جاتی ہے جس سے امید بندھتی ہے کہ شاید دنیا کے لئے اصلاح احوال کے منفی طریقوں سے مخلصی کی کوئی صورت نکل آئے۔ ایسی ہی ایک بات حال ہی میں عالمی ادارہ خوراک و زراعت کے [illegible] پچھلے دنوں لارڈ براڈلو کو آکسفورڈ کمیٹی فار ورلڈ ریلیف میں تقریر کے لئے مدعو کیا گیا تھا وہاں انہوں نے "بھوک سے نجات" کے مسئلہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا اگر ساری دنیا میں فارمنگ کا اعلیٰ معیار قائم کر دیا جائے تو خوراک کی پیداوار کو چار گنا بڑھایا جا سکتا ہے اور اس طرح تمام ملکوں کے باہمی تعاون سے بھوک کو صفحہ ہستی سے نابود کیا جا سکتا ہے انہوں نے کہا دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے آئندہ سو برس تک پوری خوراک مہیا کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے دوران تقریر میں انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ اگرچہ سائنس نے خوراک میں اضافے کے لئے بہت سی نئی راہیں کھول دی ہیں اس کے باوجود خوراک کے لحاظ سے ابھی تک دنیا ایک بحران میں مبتلا ہے انہوں نے کہا فی الوقت اصل مسئلہ (آبادی میں اضافہ نہیں بلکہ) یہ ہے کہ آیا مختلف حکومتیں دنیا کی بھلائی کے لئے سائنسی ذرائع کو اپنی استعداد اور قابلیت سے بروئے کار لاتی ہیں یا نہیں؟ اس بارہ میں انہوں نے مختلف ممالک کے درمیان باہمی تعاون پر زور دیا اور کہا اگر بھوک کے خلاف جنگ میں دنیا کی تمام حکومتوں نے ایک دوسرے سے تعاون کیا تو اس سے دوسرے مسائل میں بھی باہمی تعاون کی راہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع اپنی امتیازی خصوصیات کے ساتھ انشاء اللہ العزیز ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع خالص دینی اور تربیتی اجتماع ہے۔ جس میں شریک ہونے والے اکثر احباب خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ زعماء۔ زعماء اعلیٰ و دیگر عہدیداران سے گذارش ہے کہ احباب کو مسلسل تحریک فرماتے رہیں کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں کثرت سے شریک ہوں۔ نیز مجلس شوریٰ انصار اللہ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز مقامی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد پندرہ ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔

اس اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہوگی۔ مشوریٰ انصار اللہ کے نمائندگان کے اسمائے گرامی کے متعلق مرکز میں اطلاع زیادہ سے زیادہ ۱۵ اکتوبر تک پہنچ جانی چاہیئے ۲۰ اراکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ نمائندگان اعلیٰ۔ ناظم۔ زعیم اعلیٰ۔ زعیم بحیثیت عہدہ شوریٰ کے رکن ہوں گے۔

سالانہ اجتماع کا چندہ بھی ازراہ کرم جلد بھجوا دیا جائے تا اجتماع کی تیاری میں روک پیدا نہ ہو۔

خاکسار محبوب عالم خالد ایم۔ اے
قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

ضروری اطلاعات

(۱) داخلہ ڈو میڈیکل کالج کراچی } آزاد کشمیر کیلئے ریزرو سیٹیں (درخواستیں) مجوزہ فارم میں بشمول سرٹیفکیٹ وطنیت (۵/۰ فیس نامزدگی) ۲۰ تک بنام ڈائریکٹر ایجوکیشن آزاد جموں و کشمیر گورنمنٹ مظفر آباد۔ شرط: وطنیت جموں و کشمیر (پ ٹ ۳/۸)

(۲) وظائف آرکیالوجیکل ڈیپارٹمنٹ } آرکیالوجیکل ٹریننگ سکیم۔ دو وظائف دو سالہ ٹریننگ اندرون پاکستان مالیت وظیفہ ۲۵۰/- ماہوار۔ شرائط: سیکنڈ کلاس ایم اے جزل ہسٹری معہ معلومات آرکیالوجی عمر ۲۱ تا ۳۲۔ پانچ سالہ ملازمت بعد ٹریننگ لازم۔ تفصیلات و فارم درخواست ڈائریکٹر آرکیالوجی پاکستان گورنمنٹ کراچی سے یا سپرنٹنڈنٹ آرکیالوجی ایلڈ فورٹ سے واپسی لفافہ بھیج کر طلب کریں۔ درخواستیں ۱۵ اگست تک بنام ڈائریکٹر آرکیالوجی بلاک نمبر ۷ پاکستان سکرٹریٹ کراچی نمبر ۱ (پ ٹ ۳۱/۷)

(۳) داخلہ ویلیج ایڈ انسٹی ٹیوٹ لائلپور } مجوزہ فارم میں درخواستیں معہ مصدقہ نقل سند و پاسپورٹ سائز فوٹو ۲۷ اگست تک بنام پرنسپل فارم و پراسپکٹس ۱/۲ ۳ آنے بھیج کر گورنمنٹ پرنٹنگ پریس بک ڈپو لاہور سے یا دفتر پرنسپل سے حاصل کریں۔

شرائط: میٹرک عمر یکم اگست کو ۲۰ تا ۳۵ سکونت اضلاع ملتان سرگودھا و جھنگ یکسالہ ٹریننگ وظیفہ دوران ٹریننگ ۶۰/- ماہوار۔ بعد ٹریننگ تنخواہ ۷۵-۵-۱۰۰-۵/۱۵۰ (پ ٹ ۱/۸)

(۴) داخلہ یونیورسٹی لا کالج لاہور } ایل ایل بی مارننگ و ایوننگ کلاسز آخری تاریخ برائے درخواست ۱۶ اگست مجوزہ فارم قیمتی چار آنے دفتر کالج سے لیں۔ انٹرویو برائے مارننگ کلاسز ۲۲ تا ۲۴ اگست۔ برائے ایوننگ کلاسز ۲۵-۲۷ اگست ایل ایل بی مارننگ و ایوننگ کلاسز داخلہ ۲ تا ۷ ستمبر ۱۹۶۰ء (پ ٹ ۲/۸)

(۵) داخلہ پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور } فرسٹ ایئر درخواستیں ۲۰ اگست تک بنام پرنسپل۔ فارم دفتر پرنسپل سے مفت پراسپکٹس قیمتی ۵/- خرچ ڈاک بھیج کر منیجر گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور سے یا سات آنے کے رسید ٹکٹ بھیج کر آنریری سیکرٹری کواپریٹو سپلائی سوسائٹی پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور سے طلب کریں۔ داخلہ قابلیت کے معیار پر۔ شرط میٹرک سائنس پسر کاشتکار سکونت پنجاب بہاولپور ریاست۔ بوقت انٹرویو فرد اراضی پیش ہو۔

(پاکستان ٹائمز ۳/۸)

ناظر تعلیم۔ ربوہ

تحریک جدید کے چندہ کے متعلق دو طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

تمہارے سامنے دو طریق موجود ہیں۔

صحیح طریق } "زیادہ صحیح طریق یہی ہے کہ ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ زندگی کو اتنا سادہ بنائے کہ اس پر یہ قربانی دوبھر نہ ہو اور تمام وعدے پہلے تین چار ماہ میں ادا ہو جائیں۔"

خطرناک طریق } "دوسرا مقام یہ ہے کہ تم بالکل انکار کر دو کہ ہم اس میں حصہ نہیں لیں گے۔ لیکن یہ امر سب سے خطرناک ہے کہ تم وعدہ کرو اور وعدے وقت کے اندر پورا نہ کرو۔"

تحریک جدید کے سال رواں کا دسواں ماہ گذر رہا ہے۔ تمام احباب جو ابھی تک وعدہ کا رقم ادا نہیں کر سکے وہ ارشاد بالا پر غور فرمائیں اور جلد از جلد موعودہ رقم ادا فرما کر سعادت دارین حاصل کریں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا اجتماعی تفریحی پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے دو روزہ پکنک کا پروگرام بنایا۔ تمام خدام کیماڑی بندرگاہ پر جمع ہو گئے۔ وہاں سے بذریعہ کشتی سینڈز پٹ روانہ ہوئے۔ مولانا عبد المالک خانصاحب اور مولوی عبد الباسط صاحب مربیان سلسلہ نے بھی پروگرام میں شرکت فرمائی۔ کھیلوں کے تمام پروگرام مولانا عبد المالک خانصاحب کی نگرانی میں اختتام پذیر ہوئے۔

ہفتہ و اتوار کے دونوں دنوں میں خدام کے درمیان کبڈی۔ بیت بازی اور دیگر قسم کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ خدام نے نمازیں باجماعت ادا کیں۔ اس پروگرام میں تقریباً ۲۰۰ اطفال و خدام نے شرکت کی۔

(ناظم نشر و اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

درخواستہائے دعا

(۱) میری بچی عزیزہ شمیم گل سر میں درد کی وجہ سے عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مسز چغتائی رحمان پورہ اچھرہ۔ لاہور)

(۲) میرے پوتے محمد حلیم ابن مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ آف کلکتہ (بھارت) کو ایک بیماری کی وجہ سے پلاسٹر کیا ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین (محمد شفیع مدرس احمدی سٹھیالی ۲۵/ ضلع شیخوپورہ)

(۳) خاکسار کی والدہ صاحبہ کی آنکھوں میں موتیا اتر رہا ہے۔ ایک آنکھ کی بینائی ختم ہو چکی ہے۔ علاج شروع ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکمل شفا اور بینائی عطا فرمائے۔ آمین (نصر اللہ خاں ناصر واقف زندگی سدوکی ضلع گجرات)

(۴) میرا بچہ عزیز محمد عاقل چغتائی چند ماہ سے بیمار ہے اور کافی کمزور ہو گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(فیروز الدین چغتائی۔ رحمان پورہ اچھرہ۔ لاہور)

(۵) بندہ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے اور عموماً بیمار رہتا ہے۔ احباب کرام سے دعا کیلئے درخواست ہے (محمد حنیف ظفر سیکرٹری تعلیم و تربیت کوٹ ضلع شیخوپورہ)

(۶) میرے نانا جان مکرم ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب آف گوجرانوالہ ان دنوں گھیسوڑہ میں ہیں کی شدید دردوں اور آنکھوں میں تکلیف کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (محمد شریف کوئٹہ)

(۷) احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے تمام مشکلات اور پریشانیوں سے نجات دے آمین۔ (حکیم سعد اللہ خاں سو کالونی چوہڑکانہ)

(۸) میری ہمشیرہ صفیہ پروین کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (محمد ابن خالد)

(۹) خاکسار کے والد عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے منصور مختار احمد ندیم چک ۱۳/۸-R ضلع ملتان

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر تفصیل سے آگاہ کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۷۴: میں عبدالرشید ولد عبدالغنی قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 6/1 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد بذریعہ تجارت مبلغ ۵۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط الراقم عبدالرشید

العبد عبدالرشید ولد عبدالغنی سوت مرچنٹ ۱۰۲ ریل بازار گوجرانوالہ 60/6/1

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت۔ 60/6/1

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ گوجرانوالہ۔ 60/6/1

نمبر ۱۵۷۵۸: میں خورشیدہ بیگم مہاجرہ جموں کشمیر زوجہ خواجہ عبدالعزیز قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن گرمولا ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 60/6/26 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر ۱۰۰/- روپے جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔

۲ - زیور نقرئی وزن ۵ چھٹانک قیمتی ۳۷/۸/-

کل میزان بمعہ حق مہر ۱۳۷/۸/- روپے

میں ان کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف عبدالسلام بقلم خود معلم وقف جدید

الامۃ: نشان انگوٹھا خورشیدہ بیگم زوجہ خواجہ عبدالعزیز صاحب 60/6/26

گواہ شد: خواجہ عبدالعزیز بقلم خود خاوند موصیہ 60/6/26

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا 60/6/26

نمبر ۱۵۷۷۵: میں صغریٰ بیگم زوجہ شیخ رحمت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۳ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن ۵۹ نہل کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی نمبر ۵ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:

(۱) میرا حق مہر مبلغ ۱۲۵/- روپے تھا جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں اور اب خرچ کر چکی ہوں (۲) میرے زیورات طلائی وزنی 12½ تولے قیمتی مبلغ اٹھارہ سو باسٹھ روپے (۱۸۶۲) کے ہیں۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط ۶ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ: صغریٰ بیگم۔

گواہ شد شیخ رحمت اللہ خاوند موصیہ

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

دعائے مغفرت: میری والدہ محترمہ راحت بی بی صاحبہ دو اور تین اگست کی درمیانی شب کو ڈیڑھ ماہ کی علالت کے بعد وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ و تہجد گزار موصیہ تھیں احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں (مبارک احمد ولد خوشی محمد صاحب آف تلونڈی خان نزد گکھڑ ضلع گوجرانوالہ)

عبوری عرصہ میں پاکستان کیلئے نہری پانی کی فراہمی

بھارت نے عالمی بنک کو اپنے موقف سے آگاہ کر دیا

نئی دہلی ۵ اگست۔ سٹیٹسمین کی اطلاع کے مطابق بھارتی حکومت کی طرف سے عالمی بنک کو اطلاع دے دی گئی ہے کہ بھارت عبوری مدت میں پاکستان کے لئے زیادہ سے زیادہ کتنا پانی فراہم کر سکتا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ پاکستان اور بھارت کی حکومتوں میں نہری پانی کے بارے میں عالمی بنک کی وساطت سے جو بات چیت جاری ہے۔ اس میں باقی ماندہ سارے امور کے بارے میں مفاہمت ہو چکی ہے۔ لیکن اگر ابھی تک کسی مسئلے پر مصالحت نہیں ہو سکی تو وہ یہ مسئلہ ہے کہ جب تک پاکستان میں متبادل نہریں تیار نہیں ہوتیں۔ بھارت پاکستان کے لئے کتنا پانی فراہم کرتا رہے گا۔

اس مسئلہ پر مصالحت نہ ہونے کی وجہ سے دریائے سندھ کے طاس کے پانی کے استعمال سے متعلق معاہدے پر دستخط ہونے میں دیر ہو رہی ہے اخبار نے لکھا ہے کہ بھارت نے عبوری مدت میں پانی کی فراہمی سے متعلق اپنے زاویہ نگاہ کی وضاحت کرنے کے لئے عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک کے نام جو مراسلہ بھیجا ہے اس کے ذریعہ مسٹر بلیک سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس طویل جھگڑے کو جلد نپٹانے کی کوشش کریں۔

اخبار کے نمائندہ خصوصی کو دہلی سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان میں زرعی ترقی کے لئے جتنی سکیمیں تیار ہوں ان میں سے آدھی کے لئے بھارت کی طرف سے پانی فراہم ہونا چاہیے لیکن بھارت نے عالمی بنک کی وساطت سے پاکستان کو یہ جواب دیا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تیس فیصد سکیموں کی تکمیل کے لئے پانی فراہم کرنے پر آمادہ ہو سکتا ہے۔

سٹیٹسمین نے لکھا ہے کہ پاکستان کا مطالبہ منظور کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ بھارت اس وقت تک پاکستان کے لئے جو پانی فراہم کر رہا ہے اس سے بہت زیادہ مقدار میں پانی فراہم کرنا پڑے گا۔ اور ظاہر ہے کہ اس مطالبے کی منظوری کی صورت میں راجستھان وغیرہ کے مصرف سے ہی پاکستان کے لئے پانی فراہم کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ بھارت نے کھلے الفاظ میں عالمی بنک کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ کس حد تک آگے بڑھنے کو تیار ہے۔ اب آئندہ بات چیت کا دارومدار اس پر ہے کہ پاکستان اس سلسلے میں کیا طرز عمل اختیار کرتا ہے۔

ترکیہ نے کفایت شعاری کے پیش نظر

متعدد سفارتی نمائندے واپس بلا لئے

انقرہ ۵ اگست ترکیہ کی عبوری حکومت نے کفایت شعاری کے اصول کے پیش نظر بیرونی ملکوں میں ترکیہ کے نمائندوں میں متعدد تبدیلیاں کی ہیں۔ عبوری حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ پندرہ وفدوں کے سربراہوں۔ چند اعلیٰ سفارتی نمائندوں اور غیر سفارتی عملے کے بائیس ارکان کو اس وقت تک واپس بلایا جا چکا ہے۔ ان میں سابق سفیر ترکیہ متعین واشنگٹن مسٹر ارگیلو بھی شامل ہیں جنہیں حال ہی میں امریکہ سے تبدیل کر کے ہسپانیہ بھیج دیا گیا تھا۔

جن سفارتی نمائندوں کو واپس بلایا گیا ہے۔ ان میں سابق صدر جلال بایار کے صاحبزادے مسٹر بایار بھی شامل ہیں وہ میکسیکو میں ترکیہ کے سفیر تھے انہوں نے ترکیہ واپس آنے سے انکار کر دیا . . . . اور وہ میکسیکو سٹی سے عازم برن (سوئٹزرلینڈ) ہو گئے ہیں۔ برن میں متعین سفیر ترکیہ مسٹر کریم جوکا بے واپس انقرہ پہنچ چکے ہیں۔ مسٹر فوری ایمن مستقل مندوب ترکیہ متعین اقوام متحدہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں۔ جنہیں واپس بلایا گیا ہے وہ گذشتہ سترہ سال سے امریکہ میں تھے۔

چاند کے راستے بات چیت

واشنگٹن ۵ اگست۔ امریکہ کے دو مشہور سائنس دانوں نے چاند کے راستے ایک دوسرے سے بات چیت کی ہے ان میں سے ایک نیو جرسی میں اور دوسرا کیلی فورنیا میں بیٹھا تھا۔ وہ دونوں جو بات چیت کرتے تھے وہ چاند سے ٹکرا کر زمین پر آتی تھی۔ دنیا میں یہ مواصلات کا پہلا تجربہ ہے۔ دونوں نے بتایا کہ ایک دوسرے کے فقرے صاف سنائی دیتے تھے۔

اقوام متحدہ اور کانگا کی فوجوں میں سخت تصادم کا خطرہ

"ہم آخر دم تک لڑیں گے" — وزیر اعظم کانگا کے نمائندے کا اعلان

لیوپولڈ ویلا ۶ اگست۔ اقوام متحدہ کی فوج نے پروگرام کے مطابق آج صوبہ کاٹنگا میں داخل ہونا ہے۔ اس موقعہ پر اقوام متحدہ کی فوج اور صوبہ کاٹنگا کی فوج میں لڑائی شروع ہو جانے کا سخت خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ نہ صرف مسٹر چامبے وزیر اعظم کاٹنگا بلکہ کاٹنگا کے قبائلی لیڈروں کی طرف سے ابھی تک یہ دھمکی دی جا رہی ہے کہ ہم اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے۔

لنڈن کی اطلاع کے مطابق مسٹر چامبے وزیر اعظم کاٹنگا کے ذاتی نمائندے مسٹر وامزوز ولیمن نے ایک بیان میں کہا اگر اقوام متحدہ کی فوجوں نے الزبتھ ویلا میں اترنے کی کوشش کی تو کاٹنگا کا بچہ بچہ جان کی بازی لگا دے گا۔

الزبتھ ویلا کی اطلاع کے مطابق کل لیوپولڈ ویلا سے اقوام متحدہ کے افسروں کی ایک جماعت طیارے کے ذریعے الزبتھ ویلا پہنچی۔ کاٹنگا کی حکومت اور عوام نے اس خیال کے پیش نظر کہ اس طیارے کے ذریعے اقوام متحدہ کی فوج کاٹنگا آئی ہے اسے دیر تک اترنے نہ دیا لیکن جب انہیں یقین دلایا گیا کہ اس طیارے میں کوئی فوجی نہیں تو طیارے کو اترنے کی اجازت تو دے دی گئی۔ لیکن کسی شخص کو طیارے سے باہر نکلنے کی اجازت نہ دی گئی۔ آخرکار یہ طیارہ واپس لیوپولڈ ویلا پہنچ گیا اور ڈاکٹر رالف بنچ اسی کے ذریعے کانگو کے دارالحکومت واپس پہنچے تاکہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کو اس بات چیت سے آگاہ کر سکیں جو انہوں نے مسٹر چامبے وزیر اعظم اور کاٹنگا کے دوسرے لیڈروں سے کی ہے۔ ڈاکٹر رالف بنچ نے الزبتھ ویلا سے عازم لیوپولڈ ویلا ہونے سے پیشتر نامہ نگاروں کو بتایا کہ میں نے وزیر اعظم کاٹنگا اور اس صوبے کے دوسرے لیڈروں سے صرف اقوام متحدہ کی فوج کے بارے میں بات چیت کی ہے ...... آپ نے کہا اقوام متحدہ کو اس صوبے کی داخلی سیاست سے غرض تو نہیں لیکن اس صوبے کی داخلی سیاسیات اقوام متحدہ کے مشن پر اثرانداز ہو سکتی ہیں۔ مسٹر چامبے نے ڈاکٹر رالف بنچ سے ملاقات کرنے کے بعد ایک بیان میں کہا کہ میں اقوام متحدہ کی فوج کو ملک سے نکالنے کے لئے اپنی ساری فوج کو حرکت میں لے آؤں گا۔ کل ڈھائی سو کے قریب قبائلی سرداروں نے بھی ڈاکٹر رالف بنچ سے ملاقات کی تھی۔ انہوں نے بعد میں اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہم ڈاکٹر رالف بنچ پر واضح کر چکے ہیں کہ اگر اقوام متحدہ کی فوج داخل ہونے کی وجہ سے صوبے میں قبائلی جنگ شروع ہو گئی یا اقوام متحدہ کی فوج سے کاٹنگا کے لشکر کا تصادم ہو گیا تو اس کی ذمہ داری اقوام متحدہ پر عاید ہو گی۔

برسلز ریڈیو کے اعلان کے مطابق کاٹنگا کے مختلف مقامات میں اقوام متحدہ کی فوج کے داخلہ کے اندیشے کے پیش نظر سخت گھبراہٹ پائی جاتی ہے۔ انونسر نے کہا کہ صوبہ کسائی اور صوبہ کیوو میں بھی فوج کو چوکس رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کے ایم۔ اے (اکنامکس) کے امتحان میں اوّل

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

یہ خبر جماعت میں خوشی سے سنی جائے گی کہ محترم جناب ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب لاہور کے صاحبزادے عرفان الحق صاحب نے امسال پنجاب یونیورسٹی کے ایم۔ اے (اکنامکس) کے امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ آپ نہ صرف یونیورسٹی بھر میں اول آئے ہیں بلکہ آپ نے فرسٹ کلاس حاصل کی ہے۔ مزید براں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ امسال جملہ طلبہ میں سے صرف آپ کو ہی فرسٹ کلاس کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو یہ نمایاں کامیابی مبارک کرے اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے ہو رہا ہے۔ فتدبر

ہمارا ایمان ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ذریعہ نہ صرف الحاد کے تمام اڈے تباہ ہو جائیں گے بلکہ غلط مذاہب کے تمام فریب کارانہ کارنامے راہ راست پر آ جائیں گے اور کثرت الٰہ کی جگہ صرف ایک خدا کی عبادت ساری دنیا میں پھیل جائے گی اور پوپ جان یا اس کے جانشین بھی جو آج عیسائیت کے فروغ کے لئے تمام دنیا سے دعا کی درخواست کر رہے ہیں وحدہٗ لاشریک کے سامنے سجدوں میں گر پڑیں گے اور وہ تمام مصنوعی خدا اجل کا شکار ہو جائیں گے۔ صرف حی و قیوم خدا ہی باقی رہ جائے گا

اللّٰہ بس باقی ہوس

ہوا بازی کا نیا عالمی ریکارڈ

(بقیہ صفحہ اوّل)

وارکا نجر باقی ایکس ۱۵ طیارہ گذشتہ جمعرات کے روز ایک بڑے طیارہ کی بغل میں سے ۴۵ ہزار فٹ کی بلندی پر سے چھوڑا گیا ہوا باز اسے ۸۷ ہزار فٹ کی بلندی تک لے گیا۔ اس کے بعد یہ طیارے کو آہستہ آہستہ نیچے لے آیا اور ڈرائی لیک کے اڈہ پر حفاظت سے اتار دیا۔

اعانت الفضل

محترمہ والدہ صاحبہ منیر حسین بھابیہ نے اپنے بیٹے کے عزیزم منیر حسین کی امسال میٹرک میں کامیابی کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے عزیزم موصوف کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(مینیجر الفضل)

الاخبار و الآراء

(بقیہ صفحہ ۵)

ہموار ہو جائے گی۔

(بحوالہ نوائے وقت ۳ اگست ۱۹۶۰ء)

اس میں کیا شک ہے دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کے مسئلے کا اصل حل زراعت کو منصوبہ بندی کے تحت لاکر پیداوار کو بڑھانا ہے۔

صیاد خود اپنے دام میں

پچھلے دنوں امریکہ میں ایک روسی جاسوس پکڑا گیا ہے۔ یہ جاسوس کون تھا؟ کوئی غدار امریکی باشندہ نہیں بلکہ خود روسی سفارت خانے کا ایک سیکرٹری پیٹر ازہنوف۔ اس نے ایک امریکی فوٹو گرافر سے ساز باز کرکے پہلے اسے شیشے میں اتارا اور پھر اسے آمادہ کیا کہ وہ خاص خاص امریکی شہروں اور اہم بحری ٹھکانوں کے نئے فضائی فوٹو مہیا کر دے۔ فوٹو گرافر نے حامی بھری، سودا طے پا گیا، اور ایک ہزار ڈالر کے عوض بعض نئے فوٹو مہیا بھی کر دیئے گئے۔ ابھی ازہنوف یہ تسلی بھی نہ کر پایا تھا کہ کوئی کمی ان میں ہے یا نہیں کہ ساتھ ہی حکومت امریکہ کی طرف سے یہ احتجاج بھی موصول ہو گیا کہ ازہنوف فوراً امریکہ سے واپس چلا جائے کیونکہ وہ جاسوسی کی سرگرمیوں میں مصروف پایا گیا ہے۔ دراصل اس نے جس فوٹو گرافر کو اپنے اعتماد میں لیا وہ معمولی فوٹو گرافر نہیں بلکہ امریکہ کے محکمہ سراغ رسانی (فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن) کا ایک ملازم تھا۔ جسے اپنے محکمے کی طرف سے ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ایک پرائیویٹ فوٹو گرافر کی حیثیت سے ازہنوف سے رابطہ پیدا کرے کیونکہ ایک خفیہ اطلاع کے مطابق وہ بعض خاص مقامات کے فوٹو حاصل کرنے کی کوشش میں ہے۔ چنانچہ ازہنوف اور وہ فوٹو گرافر دونوں اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے کو شیشے میں اتار رہے تھے اور بالآخر نتیجہ یہ نکلا:

تو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(بحوالہ پاکستان ٹائمز ۲۵ و ۲۶ جولائی ۱۹۶۰ء)